امامیہ مشن کی اڑتیسویں دینی خدمت

اسلام کا پیغام

سیل قیادۂ اقوام کے نام

مصنفہ

...ر معتمد حجۃ الاسلام سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد العصر دام ظلہ

مطبوعہ یوسفی برقی پریس لکھنؤ

...تین ہزار — صفر ۱۳۵۵ھ — قیمت ۱/ مع محصولڈاک

امامیہ مشن کی اڑتیسویں دینی خدمت

اس موقع پر جب کہ اچھوت مساوات حقیقی کی تلاش میں مذاہب عالم کی حقیقتوں سے واقفیت حاصل کرنا چاہ رہے ہیں۔ اور لکھنؤ میں ۲۲ رمئی کو مذاہب کی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔

ہم کو ضرورت محسوس ہوئی کہ اسلام کی حقیقی مساوات کو پیش کرتے ہوئے دنیا کو اُسکے حقیقی خط وخال سے روشناس کرائیں یہ رسالہ اچھوت اقوام میں مفت تقسیم کیا جارہا ہے۔ اور شیعہ ارباب ہمت سے امید ہے کہ وہ اس کو کثیر سے کثیر تعداد میں خرید فرماکر خود بھی اپنے اپنے حلقہ میں تقسیم کرائیں۔

والسلام

سید محمد رضا نقوی
سکریٹری امامیہ مشن مفتی گنج لکھنؤ
۲۲ رمئی سنہ ۱۹۳۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰھکم الٰہ واحد "تم سب کا خدا ایک ہے۔"

یہ تھی وہ آواز جس سے دنیا کی خاموش فضا بیک وقت گونج اٹھی اُسوقت جب ہر طرف تفریق کا دور دورہ تھا۔

متحدہ انسانیت کے پرخچے اڑ گئے تھے اور مساوات باہمی کا شیرازہ اسطرح بکھرا تھا کہ اجتماع کا نام ونشان بھی باقی نہ تھا۔

تفریق کے اسباب

دنیا نے خداوندی مخلوق کے درمیان مادی اسباب کے ماتحت مختلف حیثیتوں سے تفریق قائم کر رکھی تھی

(۱) مال و دولت یعنی ہر دولتمند آدمی فقیر اور محتاج، مفلوک الحال انسان کو ذلت کی نظر سے دیکھتا تھا۔

(۲) حسب ونسب یعنی ہر اونچی ذات کا آدمی نیچ ذات کو حقیر سمجھتا

(۳) رنگ ۔ گورے رنگ والے کالے رنگ کو پست سمجھے ۔
اسلام نے دنیا میں آکر ان تمام تفریقوں کو مٹا دیا ۔

مال و دولت | واللہ الغنیّ وانتم الفقراء
غنی بس ایک خدا کی ذات ہے ، اور

سب فقیر ہیں ۔ لہذا دولتمند اور فقیر کا تفرقہ باطل ہے

حسب و نسب | انما جعلناکم شعوبا وقبائل
لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم

مختلف خاندان اور گھرانوں کی تقسیم تو فقط پہچان کے لئے ہے ۔ مگر تم میں
سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو اپنے فرائض کا سب سے زیادہ احساس رکھے ۔
پیغمبر اسلام نے ارشاد کیا ۔ لا فخر للقرشی علی غیر القرشی
ولا للعربی علیٰ غیر العربی ۔ کوئی فخر نہیں قریشی کو غیر قریشی پر اور
عربی کو غیر عربی پر ۔

رنگ | رسول اسلام نے یہ بھی اعلان کر دیا کہ بعثت الی الاحمر
والاسود یہ رنگ کی تفریق کیسی ۔ سرخ اور سیاہ
سب میری امت میں داخل ہیں اس لئے سب برابر ہیں ۔

———

اسلام کے اصول اور مساوات کی تعلیم

صرف اسلام دنیا کا ایک وہ مذہب ہے جس کے اصول عقائد ہی ایسے
مقرر کئے گئے ہیں کہ جن پر مساوات کی عمارت قائم ہوتی ہے ۔

(۱) توحید | خدا ایک ہے ۔ یہ پہلا سنگ بنیاد ہے
جس پر مساوات کا قصر بلند ہوتا ہے ۔ غنی

فقیر ۔ خاندانی ۔ غیر خاندانی ۔ گورے کالے ۔ سرمایہ دار پیشہ ور اس حیثیت سے
سب برابر ہیں کہ وہ ایک خدا کے بندے ہیں ۔ اور ایک خالق کے پیدا کئے
ہوئے ہیں ۔ اور اسی لئے اسلام نے اس چیز کو اپنے اصول دین میں سب سے پہلا
درجہ عطا کیا ۔

(۲) عدل | دنیا میں مختلف طرح سے تفریق نظر آتی ہے
کوئی راحت میں ہے اور کوئی تکلیف میں ۔ کوئی

دولتمند ہے اور کوئی فقیر ۔ کوئی طاقتور ہے اور کوئی کمزور ۔
اسلام یہ کہتا ہے کہ یہ تفریقیں سب ظاہری اعتبار سے ہیں ۔ کیونکہ خدا
عادل ہے وہ کسی کے ساتھ جانبداری نہیں کرتا اس نے اگر ایک کو راحت
دی اور دوسرے کو تکلیف ، تو جسے تکلیف دی اُسے اس تکلیف کا کبھی نہ
کبھی معاوضہ دے گا ۔ اس لئے نتیجۃً وہ اس پہلے انسان سے مساوی قرار پائیگا

ایک کو دولت عطا کی اور ایک کو فقیر رکھا تو وہ دولت بھی آزمائش کی حیثیت سے ہے۔ اور یہ فقر و فلاکت بھی آزمائش کے لئے جس کا نتیجہ دونوں کو کامیابی اور ناکامیابی کی صورت میں اُن کے اعمال کے مطابق ملے گا اسلئے نتیجۃً دونوں مساوی ہیں۔ اسطرح دنیا کی سخت و نرم خوشگوار وناخوشگوار حیثیتوں سے تفریق کی بنا پر ہرگز ایک شخص کو حق نہیں پہونچتا کہ وہ دوسرے کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے اور اُسے ذلیل سمجھے۔

(۴) نبوّت

یعنی خدا کا پیغام انسانوں کے نام انسانوں ہی میں سے ایک ایسی ہستی کے ہاتھ پر اُترتا ہے جو عملی حیثیت سے بالکل کامل یعنی معصوم ہوتی ہے جو اسکی تصدیق کرے وہ مسلم ہے اور جو نہ تسلیم کرے وہ کافر۔

جتنے لوگوں نے اُسکے اوپر ایمان اختیار کیا ہے سب اُسکی اُمّت ہیں اور جتنے اسلام کے حقوق ہیں اُن میں مساوی درجہ رکھتے ہیں

اس مساوات کو اسطرح ظاہر کیا کہ "انما المؤمنون اخوۃ" ایمان لانے والے سب بھائی ہیں۔ اُن میں کوئی تفریق ہرگز نہیں ہے۔

(۴) امامت

پیغمبر کے انتقال کے بعد اُس کا جانشین بھی وہی ہوتا ہے جو عملی حیثیت سے کامل و مکمل یعنے معصوم ہونے کی بنا پر پیغمبر کی زبانی خدا کی طرف سے نامزد ہو۔

اس میں نہ سن و سال کی قید ہے نہ مال و دولت کی شرط اور نہ قہر و غلبہ کی ضرورت اُس کے اطاعت کرنے والے ایمانی حیثیت سے تمام مراتب میں شریک ہیں جنمیں امتیاز صرف عمل کی بنا پر ہے اور کسی بنا پر نہیں

(۵) معاد

یعنی ایک دن ہے جس میں ہر ایک کو اُسکے کئے کا بدلا دیا جائے گا۔ حقیقۃً یہ وہ چیز ہے جس کا احساس دنیا کی مختلف طاقتوں میں توازن پیدا کرتا ہے۔ ایک طاقتور اپنے سے کمزور کو پامال کرتے ہوئے صرف اسی احساس کی بنا پر ڈرتا ہے کہ اسکی سزا ملنے کا اندیشہ ہے۔ ایک دولتمند اسی لئے فقیروں کی خبرگیری کرتا ہے کہ اسکی جزا کی اُمّید ہے

پھر اسکے لئے صاف طور سے ایک کلیہ پیش کر دیا کہ "تجزی کل نفس بما تسعیٰ" ہر انسان کو اُس کا بدلا دیا جائیگا جو اس نے سعی و کوشش کی ہے۔" اور یہ کہ کوئی ایک دوسرے کے گناہ کا بار نہیں اُٹھا سکتا۔

"لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ" اور یہ کہ ذرہ بھر بھی عمل اس دنیا کا رائگاں نہیں جاتا:

"من یعمل مثقال ذرّۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرّۃ شرا یرہ" جو ایک ذرّہ بھر اچھائی کرے گا اسے دیکھ لیگا اور جو ذرہ بھر برائی کرے گا اُسے دیکھ لے گا۔

اِحکام مذہبی میں مساوات

عبادت گاہ مسلمانوں کی سب سے بڑی عبادتگاہ خانہ کعبہ ہے جس کا حج تمام مسلمانوں پر واجب لازم ہے۔ اور اُسکے بعد درجہ مساجد کا ہے۔ جس میں تمام مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔

ان تمام عبادتگاہوں میں مذہبی حیثیت سے کسی قسم کی تفریق نہیں قرار دیگئی ہے ایک بادشاہ اولوالعزم اور ایک فقیر بے نوا دونوں ایک موقع پر یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔

حج کے احکام میں یہ پہلو بہت نمایاں ہے۔ بڑے بڑے ریشمی قیمتی پوشاک پہننے والے وہاں مجبور ہیں کہ ایک تہ بند اور ایک چادر اوڑھے اسی طرح احکام حج بجالائیں جس طرح ایک درویش بے سرمایہ فقیر۔

مسجدوں میں بھی اسی صورت سے مساوات قرار دی گئی۔ اُن کے دروازے ہر مسلمان کے لیے یکساں صورت پر کھلے ہیں

نماز جماعت جماعت کی نماز کے موقع پر یہ مساوات پورے طور پر نمایاں ہوتی ہے۔ وہاں شاہ وگدا ایک دوسرے کے پہلو میں ہوتے ہیں۔ اور یاد رہے کہ اگر ایک فقیر پہلی صف میں ہے اور امیر کسی دوسری صف میں تو اس امیر کا سر اس فقیر کے

پیروں کے پاس ہوگا۔

شادی بیاہ شادی کے لیے کفو ہونے کی ضرورت ہے تو اسکے لیے صاف اعلان کردیا "المومن کفو المومن" ہر مومن دوسرے کا کفو ہے۔

اس طرح شادی کے لیے مسلمانوں کے درمیان کوئی تفریق نہیں قرار دی گئی ہے اور ہر مسلمان مرد کی شادی ہر مسلمان عورت کے ساتھ جائز قرار دی گئی۔

اکل و شرب مسلمانوں کے درمیان چھوت چھات کو صرف اٹھایا ہی نہیں بلکہ اسکے خلاف پوری کوشش کی گئی۔ اور مختلف طرح سے ترغیب دلائی گئی کہ مسلمان ایک دوسرے کیساتھ یگانگی کا برتاو کریں۔ یہاں تک کہا گیا کہ "سوز المومن شفاء" ایک مسلمان کا اُلش[1] دوسرے مسلمان کے لئے شفا کا باعث ہے۔ اس میں ہرگز کسی طرح کی تفریق نہیں قرار دی گئی ہے۔

[1] یعنی اسکا جھوٹا کھانا یا پانی۔

پیغمبر اسلام کی عملی تعلیم

نبی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عملی تعلیم کے ذریعہ سے بھی ثابت کر دیا کہ اسلام پست اقوام کو بلند بنانے کا علمبردار ہے اسکے لئے حسب ذیل مثالیں یادگار حیثیت رکھتی ہیں۔

(۱) سلمان فارسی

ملک عرب میں غیر عرب اچھوت کا درجہ رکھتے تھے۔ رسُول نے ایک غیر عرب انسان فارس کے باشندہ سلمان کو اتنی عزت دی کہ دوسرے بڑے بڑے قوم و قبیلہ اور خاندانی وجاہت رکھنے والے افراد کو رشک ہوتا تھا۔

رسُول نے سلمان کی عزت بڑھانے کے لئے یہاں تک کہہ دیا کہ سلمان "منا اھل البیت سلمان" ہم اہلبیت میں سے ہیں۔

اور پیغمبرؐ کے چھٹے جانشین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے جب سلمان کا نام آیا تو آپ نے فرمایا "سلمان فارسی" نہ کہو بلکہ "سلمان محمدی" کہو۔

(۲) بلال حبشی

ملک حبش کے رہنے والے، سیاہ رنگ کے انسان بلال کو پیغمبر اسلام نے اپنی مسجد کے موذّن کا عہدہ دیا۔ تو زمانہ جاہلیت کی ذہنیت رکھنے والے

بہت سے نو مسلموں کو بہت گراں گذرا اور کہا کہ یہ تو حروف بھی صاف ادا نہیں کرتے۔ شین کو سین کہتے ہیں تو پیغمبر اسلام نے اُن لوگوں کو یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ سین بلال شین عند اللہ۔ بلال کا سین خدا کے نزدیک شین کا درجہ رکھتا ہے۔

(۳) شادی بیاہ کے متعلق عملی مثال

مقداد بن اسود غیر قوم کے شخص تھے۔ مفلوک الحال اور پریشان تھے۔ مسلمانوں میں کوئی اپنی لڑکی دینے پر طیار نہیں ہوتا تھا۔ رسالتمآبؐ نے خود اپنی چچا زاد بہن ضبیعہ بنت حارث بن عبد المطلب کا عقد اُن کے ساتھ پڑھ دیا اور اس کی عملی مثال ہمیشہ کے لئے قائم کر دی۔

زید بن حارثہ بھی غلام خرید کردہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ جن کے ساتھ حضرت نے اپنی پھوپھی کی لڑکی زینب بنت حجش کا عقد پڑھا۔

پیشہ وری کا اعزاز

دنیا میں سرمایہ داری اور پیشہ وری کی بھی ایک تفریق قائم کر لی گئی اور پیشہ وروں کو ذلیل نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔

پیغمبر اسلام نے خود تجارت کر کے نبوّت کا سرنامہ تجارت سے قرار دیا

اور دنیا میں پیشہ کی عزت کو قائم کیا۔ اور اُن کے سب سے بڑے شاگرد اور پہلے جانشین، دنیائے اسلام کے سب سے بڑے پیشوا علی ابن ابیطالبؑ نے باغوں میں آب کشی کی اور میثم تمار کی دوکان پر بیٹھ کر خرمے فروخت کئے

کفش دوزی

دنیا کی تاریخ میں یہ نظیر بے مثال ہے۔ کہ رسولؐ کا چچا زاد بھائی اُن کا داماد۔ اُن کا ولیعہد اور اُن کا جانشین مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھا رسولؐ کی جوتی ہاتھ میں لئے سی رہا ہے۔

دنیا کو سبق دے دیا کہ انسان کی عزت پر اس طرح کے کام کرنے سے کوئی حرف نہیں آتا اور کسی کو صرف اس لئے ذلت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جا سکتا کہ وہ کفش دوز ہے اور جوتیاں بناتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ علی اُس وقت بھی جب بادشاہ تسلیم کئے جا چکے تھے اور حجاز و عراق و ایران وغیرہ وغیرہ پر حکومت کر رہے تھے۔ تب بھی اپنی جوتی اپنے ہاتھ سے سیتے تھے۔ اور اُسے کوئی اپنی ذلت کی بات نہ سمجھتے تھے۔

علیؑ اور قنبر

اسلامی مساوات دیکھنا ہو تو ذرا علیؑ کا طرز عمل اپنے غلام قنبر کے ساتھ دیکھو۔ بازار میں قنبر کے ساتھ جاتے ہیں۔ دو پیراہن خریدتے ہیں ایک ساتھ درہم کا اور ایک پانچ درہم کا۔ سات درہم والا قنبر کو دیتے ہیں۔ پانچ درہم والا خود پہنتے ہیں۔

قنبر کہتے ہیں۔ مولا یہ قیمتی پیراہن آپ پہنئے۔

فرمایا۔ نہیں قنبر، تم کمسن ہو، وہ پیراہن تمہارے لئے اچھا ہے میں یہی پہن لوں گا جو پانچ درہم والا ہے۔

حضرت فاطمۂ اور فضہ

یہ بھی سنو کہ پیغمبر اسلام کی اکلوتی بیٹی اور رہنمائے اسلام علی بن ابی طالب کی شریک زندگی فاطمہ زہرا اپنی لونڈی فضہ کے ساتھ کیا سلوک کرتی تھیں۔

تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ گھر بار کا کام ایک روز حضرت فاطمہ کرتی تھیں اور ایک روز فضہؓ

اس کی مثال دنیا کی تاریخ میں ملنا غیر ممکن ہے

شہید کربلا

اور فضہؓ کنیز زہراؑ

سنو! سنو! مسلمانوں کی سب سے بڑی یادگار زندگی رکھنے والے عملی رہنما، پیغمبر کے نواسے، علیؑ فاطمہؑ کے بیٹے۔ حسینؑ شہید کربلا نے کیا کیا؟

وہ جب رخصت آخری کے لئے درخیمہ پر آئے۔ سب بہنوں بیٹیوں اور تمام گھر میں رہنے والوں کو سلام رخصت کیا تو انھوں نے خصوصیّت سے نام لے کر فضہؓ کو بھی سلام کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ

"السّلام علیٰ فضّۃ جاریۃ امّیؑ فاطمۃ الزّہراؑ"

مظلوم کربلا اور

جون غلام ابی ذر غفاری

ایک مثال اور بھی سُن لو! جون حبشی غلام تھے۔ رنگ بھی سیاہ تھا۔ اور غیر ملک کے رہنے والے تھے۔

کربلا میں حسینؑ کی نصرت میں اپنا جان نثار کی۔ حسینؑ جس طرح عزیزوں دوستوں کی لاش کے سرہانے خود گئے تھے اسی طرح جون کی لاش پر بھی گئے۔ اور اتنا زیادہ کیا کہ جون کا سر اپنے زانو پر رکھا رخسارہ اپنا غلام کے رخسارہ پر رکھا اور اُن کے لئے دعائے خیر کی۔ اسلام کی تاریخ اور حقیقی رہنمایان اسلام کی سیرت زندگی ایسی مثالوں سے بھری ہوئی ہے۔

یاد رکھو کہ دنیا کا کوئی مذہب اپنے اصُول اور عملی تعلیمات کے اعتبار سے اس طرح مساوات کی حمایت ثابت نہیں کرسکتا جس طرح اسلام۔ یقینا اسلام ہی ایک تنہا مذہب ہے جو پس افتادہ اقوام کو مساویانہ حقوق دینے کا صحیح علمبردار ہے اور اُن کی ترقی و سربلندی کا ضامن ہے۔

والسلام

علی نقی النقوی عفی عنہ

۲۸ صفر ۵۵ھ مطابق ۲۰ مئی ۳۶ء

امامیہ مشن کے تبلیغی رسالے

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	خرچ محصول
۱	قاتلان حسین کا مذہب	۴ر	لر
۲	تحریف قرآن کی حقیقت	۲ر	لر
۳	مولود کعبہ	ار	ءر
۴	وجود حجت	۴ر	لر
۵	اصول دین اور قرآن	۴ر	لر
۶	اتحاد الفریقین حصہ اول	۴ر	لر
۷	حسین اور اسلام اردو	لر	ءر
۸	" ہندی	۱۰ر	ءر
۹	" انگریزی	۲ر	ءر
۱۰	متعہ اور اسلام	[illegible]	ءر
۱۱	امامت ائمہ اثنا عشر اور قرآن	[illegible]	ءر
۱۲	تجارت اور اسلام	۲ر	ءر
۱۳	اتحاد الفریقین حصہ دوم	۴ر	لر
۱۴	علی اور کعبہ	ار	ءر
۱۵	رجال بخاری حصہ اول	۲ر	لر
۱۶	مذہب باب بہا حصہ اول	۵ر	لر
۱۷	نوروز غدیر	ار	ءر
۱۸	مجاہدۂ کربلا	۲ر	ءر
۱۹	کربلا کا آتم بلیدان ہندی	۲ر	ءر
۲۰	دی مارٹیرڈم آف حسین انگریزی	۲ر	ءر
۲۱	اسوۂ حسینی	۸ر	لر
۲۲	جنگ صفین	۳ر	ءر
۲۳	تذکرۂ حفاظ شیعہ حصہ اول	۶ر	لر
۲۴	" حصہ دوم	۵	لر
۲۵	مقصود کعبہ	ار	ءر
۲۶	مذہب باب بہا حصہ اول	۸ر	لر
۲۷	مذہب اور سائنس	ار	ءر
۲۸	معرکۂ کربلا انگریزی	۲ر	ءر
۲۹	کربلا کا مہایدھ ہندی	۲	ءر
۳۰	دی ٹریجڈی آف کربلا انگریزی	۲ر	ءر
	اسلام کی حکیمانہ زندگی	۶ر	لر
	دور استبداد	۴ر	لر
	حقیقت بدا	۲ر	ءر
	خطیب آل محمد	زیر طبع	
	تدوین حدیث	ار	ءر
	مطلوب کعبہ	ار	ءر
	محاربۂ کربلا	۳ر	ءر
	اسلام کا پیغام	۴ر	ءر

ملنے کا پتہ

آنریری سکریٹری امامیہ مشن لکھنؤ